تبلیغی سلام

تذہیبؔ نگروری، لکھنؤ

تمہاری رات دن بے روح کیوں تقریر ہوتی ہے
مرے بھائی عمل سے نصرت شبیرؑ ہوتی ہے

علیؑ والوں کے گھر میں ناچ گانا اے معاذ اللہ
ہماری ذات سے اسلام کی تحقیر ہوتی ہے

بغیرِ پیروی مدحت سرائی بغض مدحت ہے
حماقت ہے کہ بے مقصد مری تحریر ہوتی ہے

یہ سچ ہے جیب و دل سیراب ہوجاتے ہیں ذاکر کے
مگر شبیریت تو کُشتۂ تقریر ہوتی ہے

یزیدوں نے ہمارے ذہن و دل پر کرلیا قبضہ
یہاں ماں اور بہن کی رات دن تشہیر ہوتی ہے

چڑھے اک بے نمازی اور عزاخانے کے منبر پر
غضب ہے سجدۂ شبیر کی تحقیر ہوتی ہے

کہا تدبیر نے حر سے کہ سر رکھ پائے مولا پر
کہ اے خوشبخت نیکی میں کہیں تاخیر ہوتی ہے

منافق کیوں کرے غم شہ کا کیوں الفت رکھے شہ سے
فقط مومن کے دل میں الفتِ شبیرؑ ہوتی ہے

عقیدت سے جسے خاکِ شفا کہتے ہیں اہل حق
اسی سے جنت صد زندگی تعمیر ہوتی ہے

یقین ہے مجھ کو اے تذہیبؔ جو پیروِ علیؑ کے ہیں
انہیں کی دو جہاں میں عزت و توقیر ہوتی ہے

سلام

تنویرؔ نگروری، لکھنؤ

کردیں اشکوں کو جو گہر آنکھیں
میری رکھتی ہیں وہ ہنر آنکھیں

یہ عزاخانہ، مجلس و ماتم
ہم نے دیکھا ہے کھول کر آنکھیں

قصرِ باطل سے دیکھ لی جنت
حُرؑ کی کتنی تھیں پُر اثر آنکھیں

کربلا ہے بسی جن آنکھوں میں
بس وہی تو ہیں معتبر آنکھیں

مِٹ گئی آرزوئے دیدِ جناں
ٹک گئیں کربلا ہی پر آنکھیں

ہیبتِ غازی کے سمندر میں
مر گئیں کتنی ڈوب کر آنکھیں

میں نے بستی بسا کے رکھی ہے
میری ''آلِ نبی نگر'' آنکھیں

یہ خزانے غمِ حسینؑ کے ہیں
میری کیا ڈھونڈیں مال و زر آنکھیں

روز و شب کربلا سے جنت تک
کر رہی ہیں مری سفر آنکھیں

شرم ساری میں حُر کی پیشِ حسینؑ
گڑ گئیں بس زمین پر آنکھیں

ضرب قاسمؑ تھی اور سرِ ازرق
ہوگئیں دو اِدھر اُدھر آنکھیں

ذمّہ داری ہے دیں کی اہل عزا
ہونے پائیں نہ بے خبر آنکھیں

آئے تنویرؔ قبر میں جو علیؑ
کھول دیں میں نے چونک کر آنکھیں